ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
مسائل آپ کے، اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
03136823946
masaelqta@gmail.com
جلد نمبر: 22 | 8 اگست تا 14 اگست 2019ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر: 30

PAKISTAN
INDEPENDENCE DAY
14th AUGUST

بھارتی اقدام سے مسئلہ کشمیر میں نئی جان پڑ گئی

اسرار محمد کھیتران

مودی سرکار کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اُس نے مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کا جو گھناؤنا قدم اٹھایا تھا، وہ اُلٹا اُس کے گلے پڑ گیا ہے۔ جسے خود بھارت کے اندر سے انڈیا کی تباہی کا منصوبہ سمجھا جا رہا ہے اور نریندر مودی نشانے پر آ گئے ہیں۔ سب سے اچھا بیانیہ کور کمانڈر کانفرنس کے بعد پاک فوج کا سامنے آیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان نے کبھی 370 اور 35 اے کی شقوں کو تسلیم ہی نہیں کیا، انہیں ختم کرنے سے کشمیر کے مسئلے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، کیونکہ وہ متنازعہ علاقہ ہے، جس پر بھارت نے کشمیریوں کی منشا کے برعکس قبضہ کر رکھا ہے۔ شاید اسی وجہ سے حکومت نے مشترکہ اجلاس میں جو قرارداد پیش کی تھی، اُس میں ان شقوں کا ذکر نہیں کیا تھا، جس پر اپوزیشن نے شور شرابہ کیا اور قراردادوں میں ترمیم کر کے ان شقوں کا حوالہ دیا گیا۔

بھارت نے اپنے تئیں کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر کے اس مسئلے کو جڑ سے اکھاڑنے کی بھونڈی کوشش کی۔ عقل کے اندھے بھارتی اس کھلی حقیقت کو بھول گئے کہ یہ معاملہ کاغذوں کی حد تک نہیں، بلکہ تلخ زمینی حقیقتوں سے جڑا ہوا ہے۔ اس کے اصل اسٹیک ہولڈرز کشمیری ہیں، جب تک وہ نہیں چاہیں گے۔ کشمیر کی حیثیت کیسے بدلی جا سکتی ہے؟ یہ کوئی بجلی کے بٹن جیسا معاملہ تو ہے نہیں کہ اسے آن آف کیا جا سکے، اس کے پیچھے تو ہزاروں کشمیریوں کا لہو دوڑ رہا ہے اور لاکھوں کشمیری خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لئے تڑپ رہے ہیں، کیا اس جذبے کو کاغذی شقیں ختم کر کے دبایا جا سکتا ہے؟ یہ معاملہ اتنا آسان ہوتا تو بھارت میں کیسے کیسے سورما حکمران نہیں آئے، وہ بھی یہ حرکت کر کے کشمیر کے مسئلے سے جان چھڑا سکتے تھے، مگر اسے کیسے ختم کیا جا سکتا ہے۔

شیخ عبداللہ، عمر عبداللہ، محبوبہ مفتی جیسے کٹھ پتلی وزرائے اعلیٰ کشمیر پر مسلط کر کے بھی بھارت نے دیکھ لیا کہ یہ تحریک آزادی ختم ہونے والی نہیں۔ آج یہ عالم ہے کہ عمر عبداللہ اور محبوبہ مفتی اپنی غلطیوں کو مان رہے ہیں اور کشمیر کی آزادی کا پرچم اُٹھا کر میدان میں ہیں، جنہیں بھارت پابند سلاسل کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ پچھلے چند برسوں سے ٹھہر سا گیا تھا، وہی بھارتی موقف دُنیا میں پروان چڑھنے لگا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کی طرف سے دراندازی ہو رہی ہے۔ اُلٹا ظلم ڈھانے والا مظلوم بنا ہوا تھا، کبھی حافظ سعید کا نام لیتا اور کبھی مسعود اظہر کا ذکر کرتا۔ دُنیا اس کے واویلے کو درست مان کر ہمدردی کا اظہار کرتی، حالانکہ وہ کشمیر میں بدترین مظالم کا ارتکاب کر رہا تھا اور آئے روز کشمیری نوجوانوں کو خون میں نہلا رہا تھا، بنیادی انسانی حقوق کی حد درجہ خلاف ورزیوں اور شہری آزادیوں کو جھیلنے کی گھناؤنی حرکتوں کے باوجود اپنے سب سے بڑی جمہوریہ کے دعوے کو آگے رکھ کر وہ کشمیریوں پر ظلم ڈھائے جا رہا تھا۔ دُنیا بھی سمجھنے لگی تھی کہ کشمیر بھارت کا داخلی معاملہ ہے اور مٹھی بھر علیحدگی پسندوں کی وجہ سے جو تھوڑا بہت انتشار ہے وہ بھارت کو خود حل کرنا چاہئے۔

بھارت اقوام متحدہ کے مبصرین اور عالمی میڈیا کے نمائندوں کو گاہے بگاہے ارینج دورے کرا کے دُنیا کو یہ باور کراتا تھا کہ کشمیر میں امن ہے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا پروپیگنڈہ بھارت کے خلاف سازش ہے۔ یہ سلسلہ نجانے کب تک چلتا رہتا کہ نریندر مودی نے کشمیر کا خصوصی تشخص ختم کر کے لنکا ڈھا دی۔ پوری دُنیا کو پتہ چل گیا کہ کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے، جس پر بھارت نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے برعکس قبضہ کر رکھا ہے۔ اب صحیح معنوں میں بھارت ایک قابض اور غاصب کے روپ میں سامنے آیا ہے۔ اب اس کے ردعمل میں جو کچھ بھی ہو گا بھارت اپنی صفائی پیش نہیں کر سکے گا۔ کشمیری عوام نے اگر پہلے آٹھ لاکھ بھارتی فوجیوں کی ناک میں دم کیا ہوا تھا تو اب کون سا چپ بیٹھ جائیں گے، بلکہ ان کی شدت دو چند ہو چکی ہے۔ جونہی بھارت کرفیو ہٹاتا ہے۔ دُنیا دیکھ لے گی کہ کشمیر میں کتنی بڑی جدوجہد آزادی نئی شان سے شروع ہوتی ہے اور کتنے سفاک طریقے سے بھارت اس جدوجہد کو کچلنے کے لئے کشمیریوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے۔

پاکستان کا کشمیر پر موقف بالکل واضح ہے۔ کشمیر بھارت کا حصہ نہیں اور کشمیریوں کا ہے، جس کی تاریخی، سیاسی اور سماجی جداگانہ شناخت ہے۔ کشمیر میں 91 فیصد مسلمان بستے ہیں اور وہ 72 برسوں سے یہ جدوجہد کر رہے ہیں کہ انہیں حق خودارادیت دیا جائے تاکہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔ یہ بات کشمیر کے بچے بچے کو معلوم ہے کہ کشمیریوں نے پاکستان میں شامل ہونا ہے۔ اسی لئے وہاں پاکستانی پرچم لہراتے اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگتے ہیں کہ پاکستان کشمیریوں کے لہو میں بستا ہے، اسی طرح پاکستانی بھی یہ سمجھتے ہیں کہ کشمیر کے بغیر پاکستان نامکمل ہے، اُسے شہ رگ کا درجہ دیا گیا ہے۔ اب یہ وہ زمینی حقیقت ہے جسے دُنیا کو سمجھنا چاہئے۔

وزیراعظم عمران خان نے پارلیمینٹ کے مشترکہ اجلاس سے جو خطاب کیا اُس میں اسی پہلو کی طرف دُنیا کی توجہ دلائی۔ اگر بھارت کو دُنیا کشمیر میں ظلم ڈھانے سے نہیں روکتی اور کشمیریوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو کشیدگی اتنی بڑھے گی کہ دونوں ممالک میں روایتی جنگ چھڑ سکتی ہے، جس کے اثرات پوری دُنیا پر مرتب ہوں گے۔ بھارت کی اس تازہ حرکت کے بعد اس بات کی اہمیت بڑھ گئی ہے، اب واقعی معاملات اس طرف جا سکتے ہیں، کیونکہ پاکستان کشمیریوں کو بھارت کے ظلم و ستم کے لئے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ خود کور کمانڈرز کانفرنس میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ کشمیریوں کی مدد کے لئے ہر حد تک جائیں گے۔ نریندر مودی نے جو حماقت کی ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے جسم پر نکلنے والے پھوڑے کو چیرہ دے کر ختم کرنے کی کوشش کی جائے، حالانکہ اصل کام اُس فسادِ خون کا علاج ہے جو پھوڑے بناتا ہے۔ کشمیر کا مسئلہ حل کئے بغیر دو شقیں ختم کر کے نریندر مودی یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کھیل کا پانسہ پلٹ دیا ہے تو ہاں پانسہ واقعی پلٹ گیا ہے، مگر کشمیریوں کے حق میں...... وہ معاملہ جس پر 72 سال کی گرد پڑی ہوئی تھی، نریندر مودی کی اس چال نے اُسے آج کا مسئلہ بنا دیا ہے اور اس کی سنگینی کو دُنیا آج کے تناظر میں دیکھ رہی ہے۔

اب مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی کشمیریوں کی جدوجہد کو کسی بیرونی دراندازی کا شاخسانہ قرار نہیں دیا جا سکے گا، کیونکہ حالیہ اقدام کی وجہ سے دُنیا جان چکی ہے کہ بھارت کشمیریوں کو اُن کے حق سے محروم کرنے کے لئے ظلم ڈھا رہا ہے، جس کے ردعمل میں اُسے مزاحمت کا سامنا ہے، اب پاکستان کا موقف بھی مضبوط ہو چکا ہے، شملہ معاہدے میں بھارت نے تسلیم کیا ہے کہ کشمیر دونوں ممالک کے درمیان ایک متنازعہ معاملہ ہے، پھر اس حوالے سے جنگوں کی ایک تاریخ بھی موجود ہے، اس لئے پاکستان اگر یہ کہتا ہے کہ بھارت نے کشمیر کا پُرامن حل نہ نکلا تو یہ دونوں ممالک میں کسی جنگ کا سبب بھی بن سکتا ہے، تو اسے بے بنیاد خدشہ نہیں سمجھا جائے گا۔ اب پاکستان کیلئے بہترین وقت ہے کہ وہ کشمیر کے معاملے پر دُنیا کو خطرات سے آگاہ کرے۔

اس کے دو پہلو ہونے چاہئیں، پہلا یہ کہ بھارت کے اس غاصبانہ فیصلے سے کشمیریوں کے اندر کتنا اضطراب و غم و غصہ پایا جاتا ہے اور آٹھ لاکھ بھارتی فوج کی مقبوضہ وادی میں موجودگی سے اس غم و غصے سے کتنا بڑا تصادم جنم لے سکتا ہے، جو ہزاروں جانوں کے اتلاف کا باعث بنے گا، اس لئے بھارت کو مجبور کیا جائے کہ وہ کشمیریوں کا جداگانہ تشخص بحال اور کشمیر کو ایک متنازعہ علاقہ تسلیم کرے۔ دوسرا پہلو سفارت کاری کے ذریعے عالمی برادری کو یہ احساس دِلانا ہے کہ کشمیر کے ایشو کو اہمیت دی جائے اور اسے کسی خطرناک موڑ کی طرف جانے سے روکا جائے، کیونکہ اس مسئلے پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ وجدل کی ایک تاریخ موجود ہے اور اب بھی بھارت ہٹ دھرمی سے باز نہ آیا تو جنگ چھڑنے کے امکانات موجود ہیں۔ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل میں بھی بھارت کے جارحانہ عزائم کے خلاف آواز بلند کی جانی چاہئے۔ خاص طور پر اقوام متحدہ کی وہ قرارداد یاد کرانے کی ضرورت ہے، جس میں کشمیریوں کو حق استصواب رائے دینے پر اتفاق کیا جا چکا ہے۔ کشمیر پہلے بھارت کے گلے میں ہڈی تھا تو مودی سرکار کی اس حرکت کے بعد اُس کے گلے کی پھانس بن گیا ہے، وقت اس حقیقت کو ثابت کرے گا۔

چین نے مقبوضہ کشمیر کی خصوصی حیثیت کی تبدیلی پر پاکستان اور بھارت سے مطالبہ کیا ہے کہ دونوں ممالک مذاکرات کے ذریعے اپنے تنازعات حل کریں۔ چین کا کہنا ہے کہ اسے جموں و کشمیر کی صورتحال پر سخت تشویش ہے۔ کشمیر کے مسئلے پر چین کی پوزیشن واضح اور دوٹوک ہے۔ اس پر عالمی اتفاق رائے بھی موجود ہے کہ کشمیر پاکستان اور بھارت کے مابین متنازعہ علاقہ ہے۔ دونوں ملکوں کو ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی بھی کشیدگی سے گریز کرنا چاہئے۔

گزشتہ روز وزیراعظم عمران خان نے بھی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خوف ہے کہ اب بھارت کشمیر میں کشمیریوں کی تعداد کم کر کے دیگر لوگوں کو بسائے گا تاکہ کشمیری اقلیت میں آ جائیں اور غلامی میں دب جائیں۔ مجھے ان میں تکبر نظر آتا ہے جو ہر نسل پرست میں ہوتا ہے۔

اگر پلوامہ جیسا کچھ ہوا تو یہ ردعمل دیں گے اور پھر ہم جواب دیں گے کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ پاکستان کے اندر حملہ کریں اور ہم جواب نہ دیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر بات روایتی جنگ کی جانب چلی جائے گی اور اگر جنگ ہوئی تو یہ بات تو طے ہے کہ ایمان والا انسان موت سے نہیں ڈرتا۔

اس کو صرف اپنے رب العالمین کو خوش کرنے کا لالچ ہوتا ہے اور وہ خوف میں فیصلے نہیں کرتا۔ ہمیں انسانوں کی فکر ہے، کیونکہ ہمارا دین انسانیت کا درس دیتا ہے۔ ہم دُنیا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ معاملے کو دیکھیں گے، کیونکہ اب اگر دُنیا نے کچھ نہیں کیا تو پھر معاملہ آگے بڑھ جائے گا۔

پلوامہ کے واقعہ پر بھی بھارت کو ہر طرح سمجھانے کی کوشش کی کہ اس میں پاکستان کا کوئی ہاتھ نہیں ہے، لیکن ہمیں تب بھی احساس ہو گیا کہ ان کے ہاں الیکشن ہیں اس لئے وہ پاکستان کو سکیٹ بورڈ بنا کر نا صرف کشمیری عوام پر کئے جانے والے ظلم و ستم سے دنیا کی نظریں ہٹانا چاہتا ہے بلکہ الیکشن جیتنے کے لئے وار ہسٹیریا بھی پیدا کر رہا ہے۔ بھارت نے پلوامہ حملے کے بعد ڈوزیئر بعد میں بھیجا اور جہاز پہلے بھیج دیئے، لیکن الحمد للہ پاکستان نے زبردست جواب دیا۔ ہم نے سوچا کہ ہندوستان میں الیکشن ہو جائیں پھر بات چیت شروع کریں گے۔

الیکشن ہو گئے پھر کوشش کی مگر انہوں نے ہماری امن کی کوشش کو کمزوری سمجھا۔ اب بھارت نے کشمیر کیساتھ جو کچھ کیا ہے یہ ایک دن کی منصوبہ بندی نہیں بلکہ یہ ایک نظریہ ہے، جو آر ایس ایس نے پیش کیا تھا۔ ان کا نظریہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالیں گے اور ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہو گا۔

آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ نے واضح الفاظ میں اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان آرمی کشمیریوں کی جدوجہد میں ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور کشمیریوں کی منصفانہ جدوجہد کا آخری حد تک ساتھ دیں گے۔ پاکستان مقبوضہ کشمیر پر بھارتی تسلط کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔

پاکستان نے کبھی بھی مقبوضہ کشمیر میں آرٹیکل 370 یا 35 اے کو قبول نہیں کیا۔ اب بھارت نے خود اس کھوکھلے بہانے کو ختم کر دیا۔ پاک افواج کشمیری عوام کے ساتھ ہیں۔ ہر طرح کے حالات سے نمٹنے کے لئے تیار ہیں۔ دونوں ممالک کو ایسے اقدامات سے گریز کرنا چاہئے، جس کے باعث حالات میں مزید کشیدگی پیدا ہو۔ ہم بھارت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے تنازعات مذاکرات کے ذریعے حل کریں اور خطے میں امن و امان کو یقینی بنائیں۔

Weekly MASAEL Quetta (2) ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

8اگست تا14اگست 2019ء

ہرنائی پر امن اور پیدا واری ضلع

موجودہ صوبائی حکومت کی پر امن اور پیداواری علاقوں میں ترقیاتی عمل میں تیزی لانا اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ہرنائی بھی انہی علاقوں میں شامل ہے جس کے مسائل حل کرنے کیلئے ٹھوس منصوبہ بندی کی گئی ہرنائی ٹرین سروس کی دوبارہ بحالی، فارم ٹو مارکیٹ کے لئے

تحریر:فاروق سنزرسبی

چھوٹی بڑی سڑکوں کی تعمیر و بحالی، تعلیمی اداروں کو سہولیات کی فراہمی اور مطلوبہ تعلیمی ضروریات فراہم کرنا و دیگر شعبوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دینے کے حوالے سے خصوصی نگرانی ہورہی ہے۔ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے چار موسموں سے نوازا ہے جس میں بہار، خزاں، گرما اور سرما شامل ہیں دنیا میں بہت ایسے کم ممالک ہیں جن میں چار موسم پائے جاتے ہوں۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے ان چار موسموں کا ہماری زراعت پر بہت زیادہ اثر ہے پاکستان میں پائی جانے والی سبزیاں اور پھل اپنے منفرد ذائقے کی وجہ سے دنیا بھر میں بہت زیادہ مشہور ہیں کھیت اور باغات کو سیراب کرنے کیلئے پنجاب اور سندھ میں نہروں کے جال بچھائے گئے ہیں دیگر صوبوں کی نسبت بلوچستان ایک خشک صوبہ ہے یہاں پر معدنیات بہت زیادہ پائے جاتے ہیں جبکہ بارشیں یہاں بہت کم ہوتی ہیں ملک کا رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا اور آبادی کے لحاظ سے سب سے چھوٹا صوبہ ہونے کے ناطے قدرت نے بلوچستان کو بے شمار وسائل سے نوازا ہے یہ صوبہ تقریباً ملک کے نصف رقبے پر مشتمل ہے بلوچستان کے ہر ضلع کی اپنی الگ تاریخی جغرافیائی حیثیت ہے اور موسمی حالات کے لحاظ سے ان کی اپنی علیحدہ حیثیت بھی ہے۔ بلوچستان کے چند ایسے اضلاع ہیں جو مون سون کے رینج میں آتے ہیں۔ جسکی وجہ سے وہ ہمیشہ سرسبز وشاداب ہیں جسمیں ژوب، شیرانی، موسیٰ خیل اور بارکھان اور دیگر شامل ہیں۔ انہی اضلاع میں سبی ڈویژن کا ایک ضلع ہرنائی بھی شامل ہے۔ جہاں پر مون سون کے دوران بہت زیادہ اور تیز بارشیں برستی ہیں۔ جبھی تو یہاں بہت

ہریالی ہے بعض اوقات طوفانی بارشوں اور تیز ژالہ باری کا بھی اس علاقے کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس موسم میں چونکہ اکثر پھل اور سبزیاں مارکیٹ سے لینے کے لیے تیار ہوتی ہیں جو سیلابی ریلے، ژالہ باری سے بری طرح متاثر ہوجاتی ہیں۔ اور زمینداروں کی کھڑی تیار فصلیں قدرتی آفات کی نظر ہوجاتی ہیں۔ واضح رہے اس ضلع کے 80%افراد کا ذریعہ معاش انہیں کھیتوں اور باغات سے جڑا ہوتا ہے۔ ان سیلابی ریلیوں کی اچانک آمد سے رابطہ سڑکیں بند ہونے کی وجہ سے ضلع ہرنائی کا زمینی رابطہ صوبے کے دیگر علاقوں سے منقطع ہوجاتا ہے۔

ہرنائی کو ضلع کا درجہ ملے ہوئے تقریباً8 سال ہوچکے ہیں یہ ضلع گرم مرطوب ہے ہرنائی معدنیات سے مالامال ضلع ہے۔ جہاں معدنیات میں کوئلہ، گیس، تیل و دیگر قیمتی معدنیات موجود ہیں وہاں زرعی شعبے میں ان کو انفرادیت بھی حاصل ہے یہاں سبزیاں اور کئی اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً سبزیوں میں گوبھی، مارو کدو، طوری، بنڈی، ٹماٹر، مرچ، کریلا، پیاز، لہسن، اور بہت سی تمام سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پھلوں میں گنا، انگور، آڑو، زردآلو، سیب، انار، و دیگر غذائیت سے بھرپور پھل پیدا ہوتے ہیں جو ملک بھر کو سپلائی کیئے جاتے ہیں گزشتہ چند سالوں سے جہاں پھل اور سبزیوں کو ملک کے دیگر علاقوں تک پہنچانے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جنہیں پہلے کوئٹہ لایا جاتا ہے۔ اس کے بعد دیگر صوبوں کی منڈیوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسکی سب سے بڑی وجہ سبی ہرنائی سیکشن پر ٹرینوں کی بندش ہے جس کی وجہ سے سبی اور ہرنائی کے درمیان ٹرینوں کی بندش ہے۔

سبی ہرنائی سیکشن ریلوے لائن جس کا تقریباً80% کام مکمل ہوا جو ابھی بحالی کا منتظر ہے جس کے بعد چند گھنٹوں میں سندھ اور پنجاب کی منڈیوں تک رسائی ممکن ہوسکتی ہے جس کی بدولت زمینداروں اور مائن مالکان کو ان کی محنت کا مناسب معاوضہ مل سکے گا۔ ہرنائی ایک طرف سنگلاخ پہاڑی اور پسماندہ علاقہ مری ایریا ملتا ہے اور دوسری طرف انتہائی سرسبز وشاداب اور زراعت سے بھرپور علاقہ ضلع زیارت اور زرغون غر کو لگتا ہے۔

ضلع کا درجہ ملنے سے ہرنائی میں درجنوں ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے یہ ایک ایسا ضلع ہے جہاں پانی کی کوئی کمی نہیں ہے یہاں سبزیوں اور پھل کی پیداوار سے زرعی انقلاب لایا جاسکتا ہے صوبے کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ ضلع ہرنائی کے علاقے خوست، زردآلو، ناکس، اور شاہرگ میں سیاحوں کی دلچسپی کے لیے خصوصی سیاحتی مراکز بنائے جاسکتے ہیں۔ جس سے صوبائی حکومت کو کافی آمدنی میسر ہوگی۔ ہرنائی کی پسماندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے وفاقی اور خاص کر صوبائی حکومت اور گورنر بلوچستان خصوصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ حکومت کی ترجیحات میں شامل منصوبے اور راقم کی خوشگوار پہلوؤں کی نشاندہی سے یہ علاقہ مثالی ثابت ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

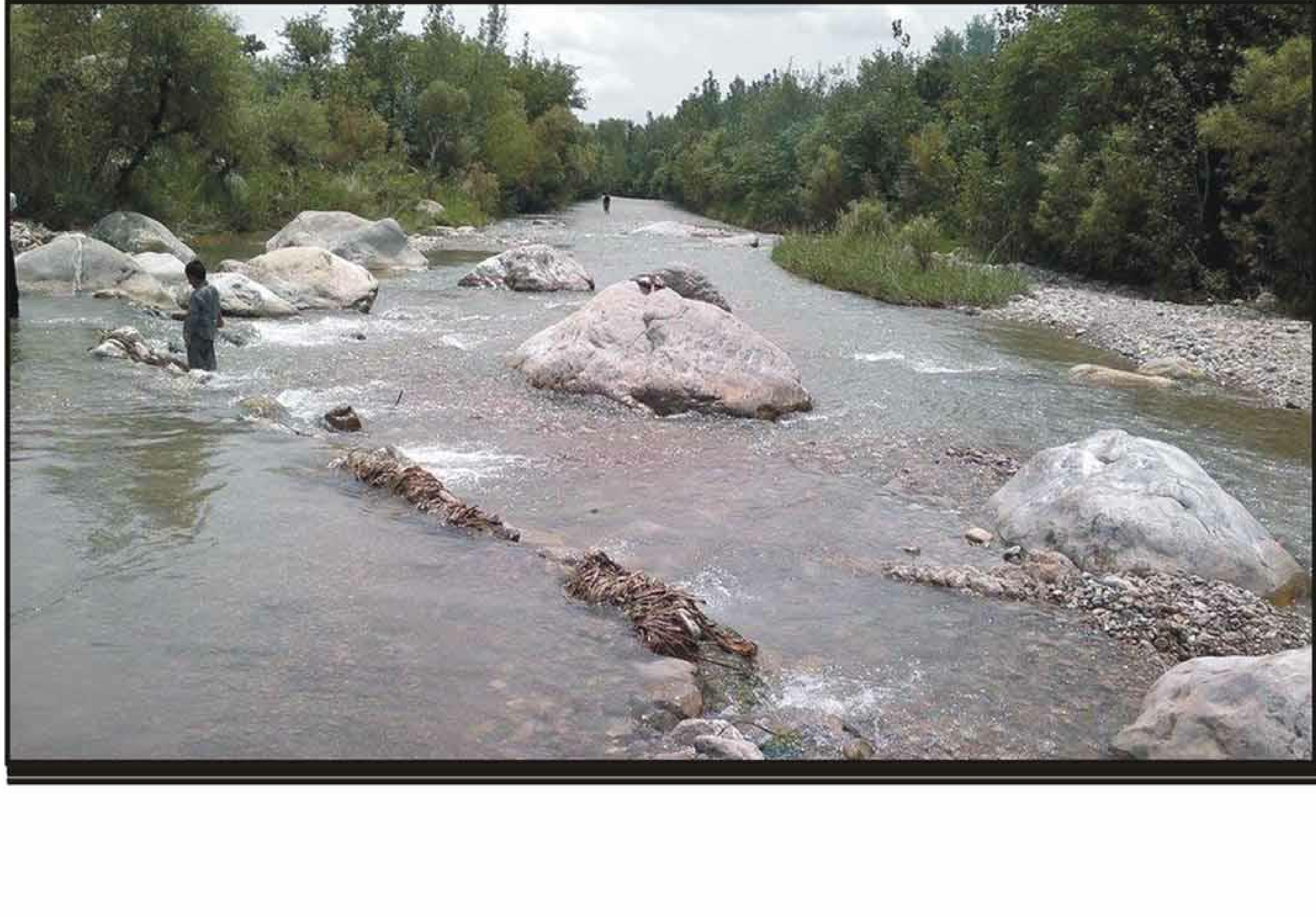

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپواکر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی معاشی موضوعات کے مطلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔

رابطہ نمبر: 03327865820

واٹس ایپ: 03136823946

Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

بلوچستان مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ پالیسی سے صوبے میں سرمایہ کار متوجہ ہونگے، وزیر اعلیٰ جام کمال

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے کہا ہے کہ قوانین میں ریفامز لائے بغیر اداروں کی استداعائے کار بڑھانا ناممکن ہے، حکومت کو ریونیو دینے والے اداروں کی بہتری کے لئے اقدامات کئے جائیں گے، بلوچستان مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ پالیسی سے صوبے میں سرمایہ کار متوجہ ہونگے، محکمہ مائنز اینڈ منرلز کا ریونیو ہدف 5ارب روپے تک لیکر جائیں گے، یہ بات انہوں نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں بلوچستان مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ پالیسی 2019 کی تقریب رونمائی سے خطاب کرتے ہوئے کہی، اس موقع پر صوبائی وزراء و مشیران میر ظہور بلیدی، انجینئر زمرک خان اچکزئی، میر سلیم کھوسہ، نور محمد دمڑ، نصیب اللہ مری، مٹھا خان کاکڑ، سینیٹر نصیب اللہ بازئی، اراکین اسمبلی میر سکندر عمرانی، بشریٰ رند، مبین خلجی، ترجمان حکومت بلوچستان لیاقت شاہوانی، ایڈیشنل چیف سیکرٹری محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات عبدالرحمٰن بزدار، سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز زاہد سلیم سمیت دیگر بھی موجود تھے، وزیر اعلیٰ جام کمال خان نے کہا کہ بلوچستان کابینہ نے مائنز اینڈ منرلز پالیسی کی منظوری کے بعد پالیسی پر مختلف اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لیا گیا بلوچستان میں مختلف اقسام کے منرلز موجودگی ہیں لیکن پالیسی فرسودہ ہونے کی وجہ سے سرمایہ کاروں اور مائنرز کو مشکلات کا سامنا تھا مائنز اینڈ منرلز کا شعبہ بلوچستان کا اہم ترین شعبہ ہے جس سے صوبے کو وافر آمدن حاصل ہوسکتی ہے لیکن ماضی میں اس پر توجہ نہیں دی گئی صوبائی حکومت نے اس شعبے کو بہتر کرنے کے لئے اقدامات کرنے کا آغاز کیا ہے جس کا پہلا قدم نئی مائنز اینڈ منرلز ڈویلپمنٹ پالیسی ہے انہوں نے کہا کہ جب اداروں کو بہتر نہیں کیا جاتا تو اداروں کی کارکردگی نیچے کی طرف جاتی ہے ادارے حکومت کو کما کر نہیں دے پاتے اگر ادارے ریونیو حاصل نہ کریں تو حکومت چل نہیں سکتی نہ پی ایس ڈی پی نہ ہی ترقیاتی کام ہوسکتے ہیں اداروں سے آمدن حاصل کرنے کے لئے انکی بہتری انتہائی ضروری ہے صوبائی حکومت اداروں کی بہتری اور ان میں ڈسپلن لانے کے لئے کارفرما ہے انہوں نے کہا کہ کسی بھی علاقے میں جانے سے قبل سرمایہ کار وہاں کی پالیسی دیکھتے ہیں بلوچستان میں پالیسیاں پرانی ہونے کی وجہ سے یہاں سرمایہ کار نہیں آرہے تھے لیکن نئی منرل پالیسی کے سرمایہ کاری پر مثبت اثرات مرتب ہونگے اس پالیسی کو سرمایہ کار دوست بنایا گیا ہے انہوں نے کہا کہ چھوٹی سطح کی مائنگ سے 5ارب روپے ریونیو حاصل کرنے کا کام مشکل ضرور ہے لیکن امید ہے ہم اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے صوبائی حکومت ریونیو دینے والے اداروں کے لئے ایسی پالیسی مرتب کرنا چاہتی ہے کہ جو ادارے حکومت کو کما کر دیں انکی کمائی کا کچھ حصہ ان اداروں کی استداعئے کار بڑھانے کے لئے بھی استعمال ہوسکے انہوں نے کہا کہ ہم اداروں کے موجودہ انفراسٹرکچر کو

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال صوبے کے پہلی منرل پالیسی2019 کی لانچنگ تقریب میں اظہار خیال کررہے ہیں

مزید بہتر بنانے کیلئے کوشاں ہیں، اس موقع پر بریفنگ دیتے ہوئے سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز زاہد سلیم نے کہا کہ بلوچستان میں محکمہ مائنز اینڈ منرل کا قیام 2002 میں عمل میں لایا گیا اس سے قبل صوبے میں 1923، 1948، 1967، 1970، 1973، 1978 کے قوانین رائج رہے جبکہ 2002 میں بلوچستان منرل رولز بنائے گئے جن میں دہائیاں گزرنے کے باوجود بھی تبدیلی نہیں کی گئی بلوچستان مائنز اینڈ منرل پالیسی 2019 صوبے میں اقتصادی ترقی، منرل ڈویلپمنٹ، سمیت دیگر شعبوں کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے پالیسی بنانے میں تمام اسٹیک ہولڈرز کو اعتماد میں لیا گیا۔ جبکہ محکمہ مائنز اینڈ منرلز میں شفافیت اور برق رفتاری لانے کے لئے محکمے کی موبائل ایپ بھی بنائی گئی ہے جس کے تحت راہداریوں سمیت دیگر اہم امور آن لائن سرانجام دیئے جائیں گے ایسا کرنے سے محکمے میں شفافیت اور ریونیو میں اضافہ ہوگا انہوں نے بتایا کہ محکمہ مائنز اینڈ منرلز نے 2.4ارب روپے کے ریونیو ہدف کو عبور کرتے ہوئے 2.79ارب روپے ریونیو حاصل کیا امید ہے کہ ہم 5ارب روپے کا ہدف بھی حاصل کریں گے اس موقع پر انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کو بلوچستان مائنز اینڈ منرلز پالیسی 2019 حوالے کی جبکہ وزیر اعلیٰ نے محکمہ مائنز اینڈ منرلز میں احسن کارکردگی دیکھانے والے افسران میں اسناد تقسیم کیں۔

Indian envoy told to leave Pakistan, trade suspended

• Diplomatic ties with New Delhi downgraded
• Nation to observe Independence Day in solidarity with Kashmiris and that of India's as black day
• FM Qureshi to visit Beijing for consultations with Chinese leaders

ISLAMABAD: The National Security Committee (NSC) on Wednesday decided to downgrade diplomatic ties with India and suspend bilateral trade in response to New Delhi's move to annex occupied Kashmir.

The top national security body, which met for the second time in three days, also directed the armed forces to remain vigilant. The committee had last met on Sunday, a day before India announced revocation of Article 370, which gave occupied Kashmir an autonomous status, and legislated to bifurcate the Valley into Ladakh and Jammu and Kashmir.

The Foreign Office in its reaction to the Indian move had earlier vowed to "exercise all possible options to counter the illegal steps".

A statement issued by the Prime Minister Office after the NSC meeting said that it was decided to downgrade diplomatic relations with India, suspend bilateral trade, review bilateral arrangements, take the matter to the United Nations, including the Security Council, and observe Independence Day on Aug 14 in solidarity with Kashmiris and Aug 15 (India's independence day) as black day.

Prime Minister Imran Khan, who presided over the NSC meeting, ordered use of all diplomatic avenues to "expose brutal Indian racist regime, design and human rights violations" and directed the armed forces to continue vigilance.

Mr Khan had a day earlier, while speaking at the joint sitting of parliament on the Kashmir situation, called for fighting Hindu ideology, which he called as racist and one that represses all other religious groups.

Hours after the NSC meeting, an FO statement said New Delhi had been asked to withdraw High Commissioner Ajay Bisaria from Islamabad. Pakistan's High Commissioner-designate Moinul Haq, who was expected to travel to India on Aug 16 for assuming charge of his assignment, has been stopped from proceeding to Delhi.

Pakistan's decision to suspend bilateral trade is expected to hurt India more than Pakistan. Trade statistics show that the volume of bilateral trade during July-Jan 2018-19 was $1.122 billion, out of which 79.3 per cent ($890 million) were Indian exports to Pakistan. India, it should be recalled, had after the Pulwama incident withdrawn the Most Favoured Nation status for Pakistan and slapped a 200pc import duty on Pakistani goods.

Foreign Minister Shah Meh-mood Qureshi, while speaking at the joint session of parliament after attending the NSC meeting, said he would travel to Beijing for consultations with Chinese leaders on the issue of annexation of occupied Kashmir. He read out the decisions taken by the NSC and said India would regret its mistake of annexing held Kashmir. He said that Indian action had undermined the Simla agreement.

A resolution unanimously adopted at the end of the joint sitting of parliament rejected India's "illegal, unilateral, reckless and coercive attempt to alter the disputed status of Indian-occupied Kashmir as enshrined in the UNSC resolutions". It called upon the international community "to warn India to refrain from undertaking any irresponsible, unilateral actions that may lead to a dangerous escalation that will have far-reaching impact not only for South Asia but the entire world". The resolution also rejected human rights abuses in occupied Kashmir.

Political consensus on Kashmir policy Meanwhile, former Pakistani diplomats and experts, while speaking at a roundtable discussion at the Islamabad Policy Institute (IPI) on "Abrogation of Article 370: Implications and Policy Options for Pakistan", emphasised that Pakistan government should take credible measures to show its seriousness about Kashmir cause.

Former high commissioner to India Abdul Basit said he had forewarned in 2014 about likely abrogation of Article 370 by the Bharatiya Janata Party government, but no one then appeared interested about it in Islamabad. He stressed the need for a political consensus on Kashmir policy.

Former ambassador Ashraf Jahangir Qazi warned against having unrealistic expectations of support from major world powers on Kashmir, particularly from the United States. "The future of Kashmir now depends upon the resistance by Kashmiris," he said and worried that Indians could resort to any means to control Kashmir, but US pressure through the Financial Action Task Force would constrain Pakistan's options against India.

Former SPD official Khalid Banuri advised that International Court of Justice's advisory opinion should be sought through the UN General Assembly.

Prof Sajjad Bokhari, the IPI executive director, said New Delhi could ultimately change demographic character of Jammu and Kashmir in an attempt to alter the fundamental nature of the conflict.

Policy analyst Syed Mohammad Ali said that Pakistan's future Kashmir policy must holistically address concerns of Kashmiris and Pakistan's security interests.

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

ریلوے اسٹیشن	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن	2664040
قائدآباد پولیس اسٹیشن	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن	92111050
پولیس لائن	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن	9211080
بروری پولیس اسٹیشن	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن	2460190
ایمرجنسی سینٹر	15
ایمرجنسی سینٹر (A)	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B)	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن	9202730
کرائمز برانچ	9201418
صدر پولیس اسٹیشن	9201435
ٹریفک ایمرجنسی	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن	9211707
سی آئی اے	9202253
ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن	9202027
ریونیو آفس سریاب	9211341
سب ڈویژن کرانی	2442834
کچلاک سب ڈویژن	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس	9201459
بروری سب ڈویژن	2828400
زرغون آفس	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ	9202003

پی آئی اے

انکوائری	117
ایکس چینج	9201993/9202632
ریزرویشن	9201066
ایئرپورٹ انکوائری	114
ایکسچینج	9203873
ایئرپورٹ ایکسچینج	2880213/6
ٹریفک	2880028

ہسپتال

ایدھی سینٹر	2830861/115
عمر فاؤنڈیشن	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس	9202017
سول ہسپتال ایکس چینج	9202017
کرسچن ہسپتال	2842697
وفاقی میڈیکل سینٹر	9211636
ہیلپر آئی ہسپتال	9211087
ریلوے ہسپتال	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم	2853618
چلڈرن ہسپتال	2823705/11
مائیلو شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال	2447183
ایل آر بی ٹی	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال / ایمرجنسی	137
بی ایم سی	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ	2841118/920264
سرکلر روڈ	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ	9201629

واسا شکایات

ایکسین	9211612
سب آفس مالی باغ	9202299
کواری روڈ	9202846
ایوب اسٹیڈیم	9202708

ٹیلی فون

ہیلپ لائن	1236
شکایات	1218
بلنگ ہیلپ لائن	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر	9202626
ریڈیو پاکستان	9202393
کوئٹہ پریس کلب	2821731
بلوچستان بورڈ	9202791

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال کا عید اور یوم آزادی پر قوم کو مبارکباد

رپورٹ

گورنر بلوچستان جسٹس ریٹائرڈ امان اللہ خان یاسین زئی وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان، صوبائی وزیر میر محمد سلیم کھوسہ اور چیف سیکریٹری بلوچستان ڈاکٹر اختر نذیر نے عید کی نماز گورنر ہاؤس میں ادا کی، نماز عید میں کشمیری عوام کی حق خودارادیت کی تحریک کی کامیابی اور کشمیر عوام پر بھارتی ظلم وجبر کے خاتمے کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ بعدازاں وزیراعلیٰ نے گورنر سے عید ملی اور انہیں عید کی مبارکباد پیش کی۔

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان سے چیئرمین سینٹ محمد صادق سنجرانی نے عید کے روز وزیراعلیٰ سیکریٹریٹ میں ملاقات کی اور انہیں عید کی مبارکباد پیش کی۔ دونوں رہنماؤں نے اس موقع پر کشمیری عوام سے اظہار یکجہتی اور مظلوم کشمیریوں پر بھارتی مظالم کی بھرپور مذمت کی۔ دونوں رہنماؤں کا کہنا تھا کہ پوری قوم اپنے کشمیر بھائیوں کے ساتھ کھڑی ہے اور بلوچستان کے عوام بھی کشمیری عوام کے لئے موثر آواز بن چکے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے اس موقع پر کہا کہ بلوچستان میں یوم آزادی کشمیری عوام سے یکجہتی کے طور پر مناتے ہوئے مظلوم کشمیریوں کی آواز دنیا تک پہنچائی جائے گی اور بھارت کا مکروہ چہرہ اور ناپاک عزائم دنیا کے سامنے عیاں کئے جائیں گے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان سے عید کے روز اور عید کے اگلے دن وزیراعلیٰ سیکریٹریٹ میں لوگوں کی بڑی تعداد نے عید ملی اور انہیں عید کی مبارکباد پیش کی۔ وزیراعلیٰ سے عید ملنے والوں میں صوبائی وزراء، اراکین صوبائی اسمبلی، بلوچستان عوامی پارٹی اور دیگر سیاسی جماعتوں کے عہدیداران اور کارکنان، قبائلی اور سیاسی عمائدین، صوبائی سیکریٹری، آئی جی پولیس ودیگر حکام کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ واضح رہے کہ عید کے پہلے دو روز وزیراعلیٰ سیکریٹریٹ کے دروازے عام لوگوں کے لئے کھلے رہے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان نے یوم آزادی پر قوم کو مبارکباد پیش کی ہے۔ اپنے ایک پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ ہم نے آج کا دن کشمیری عوام سے یکجہتی کے اظہار سے منسوب کیا ہے جو گذشتہ 72 سالوں سے اپنے حق خودارادیت کے حصول کی جنگ لڑتے ہوئے ہزاروں جانیں قربان کرچکے ہیں، اور اپنی دھرتی پر بھارت کے غاصبانہ قبضہ کے خلاف پرعزم جدوجہد کررہے ہیں اور جو شمع انہوں نے روشن کی ہے وہ ظلم وجبر سے بجھائی نہیں جاسکتی، وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ یہ ملک ہم نے اپنے آباواجداد کی عظیم قربانیوں کے نتیجے میں حاصل کیا۔ اس کا تحفظ اور تعمیر وترقی اب ہماری ذمہ داری ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں اپنے تمام فروعی اور گروہی اختلافات بھلا کر اور ہر قسم کے تعصبات سے بالاتر ہوکر ایک متحد قوم کی شکل میں کام کرنا ہوگا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس وقت وطن عزیز کو اندرونی وبیرونی چیلنجوں اور دہشت گردی کی عفریت کا سامنا ہے، ملک دشمن قوتیں بدامنی پھیلا کر پاکستان کو کمزور اور غیر مستحکم کرنا چاہتی ہیں تاہم اپنی صفوں میں مکمل اتحاد واتفاق قائم کرکے ہم دشمنوں کے ناپاک عزائم ناکام بناسکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح کے فرمودات اور شاعر مشرق ڈاکٹر محمد علامہ اقبال کی فکر کو مشعل راہ بنا کر ہم پاکستان کو ایک عظیم اسلامی مملکت بناسکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ جشن آزادی کے موقع پر ہمیں اپنے ان شہداء کو بھی خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے جنہوں نے قیام پاکستان سے اب تک ملک کے دفاع اور امن کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر اب بھی ہم ماضی سے سبق سیکھ کر اپنے ملک کی تعمیر وترقی میں اپنا کردار نہ کرسکے تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ وزیراعلیٰ نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور اسے تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن رکھے۔

گورنر (ر) امان اللہ یسین زئی سے وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال عید مل رہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال عید کے روز ڈسٹرکٹ جیل کوئٹہ کے دورے کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کررہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال سے چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی عید مل رہے ہیں

عید قربان، بلوچستان اور کانگو وائرس

تحریر:۔ مسعود زملے

کانگو خونی بخار ایک خطرناک جرثومہ (وائرس) اور بیماری ہے لیکن خطرناک بات یہ ہے کہ معاشرے میں اس بیماری سے متعلق بچاؤ احتیاطی تدابیر و علاج سے متعلق شعور و آگاہی نہیں ہے جس سے کانگو کریمین وائرس کی روک تھام اور علاج معالجے میں آسانی ہو۔ یہ بیماری ایک مخصوص قسم کے وائرس سے پیدا ہوتی ہے اس وائرس کا سائنسی نام (کریمین کونگو ہیمر یجک فیور) Crimean Congo Heamorrhagic fever(CCHF) ہے۔ یہ وائرس ایک چیچڑ کے ذریعے جانوروں میں سے انسانوں میں اور ایک متاثرہ شخص سے ایک صحت مند شخص میں منتقل ہوتا ہے اس بیماری میں جسم سے خون نکلنا شروع ہوتا ہے جس میں خون جمانے والے خلیہ کی تعداد تیزی سے کم ہو جاتی ہے۔ انسانی جسم میں یہ وائرس (جراثیم) داخل ہونے کے تین سے نو دن کے دوران اس بیماری کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اگر یہ جراثیم جانوروں کے خون یا ہسپتال میں داخل مریض کے جسم سے خارج ہونے والی رطوبت کے ذریعے داخل ہوا تو کم از کم پانچ یا چھ دن اور زیادہ سے زیادہ 13 دن میں یہ بیماری ظاہر ہوتی ہے۔ ابتدائی علامات میں گلے کی خرابی، نزلہ، زکام جیسی علامات بخار کا محسوس ہونا جسم کے پٹھوں میں کھچاؤ

اور شدید درد تھکاوٹ کا ہونا ٹانگوں میں چبھن، قے آنا بیماری کے کچھ دنوں میں مریض کے دل کی دھڑکن کا تیز ہونا، جسم کے غدود کے سائز کا بڑھنا، معدے میں باریک شریانوں کا پھٹنا پاخانے میں خون آنا، جلد منہ اور گلے سے اندر دھبوں کا پڑ جانا اور گردہ کے سائز کا بڑھنا وغیرہ خاص علامات شامل ہیں۔ جراثیم سے بیمار جانور انسان کے لئے صحت مند دوسرے جانوروں کے لئے چیچڑ خطرناک ثابت ہوتا ہے یہ بیماری اونٹ گائے، بھینس، بکری، شتر مرغ، بھیڑ سمیت تمام جانوروں میں پائی جاتی ہے البتہ پالتو جانور کتے، بلی، خرگوش وغیرہ اس سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے پرندے بھی اس بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ کانگو کریمین خونی بخار پہلی دفعہ بارہویں صدی میں ایک مسلمان سائنس دان نے پہلی مرتبہ قازکستان میں چند مریضوں کی بیماری کے علامات نوٹ کئے جو کہ کانگو بخار سے ملتی جلتی تھی موجودہ دور میں یہ بیماری سب سے پہلے 1944ء میں کریمیا نامی شہر جو کہ روس میں واقعہ ہے دریافت ہوئی اس کے بعد 1954ء میں براعظم افریقہ کے ملک کانگو میں اس بیماری سے کافی اموات ہوئیں تھیں اس بنا پر اس بیماری کا نام کریمین کانگو ہیمر یجک فیور کا نام (CCHF) دیا گیا ہے یہ بیماری زیادہ تر افریقہ جنوبی امریکہ، مشرقی یورپ، ایشیا اور مشرق وسطیٰ میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں یہ بیماری پہلی دفعہ 1960 میں سامنے آئی اور پہلی رپورٹ 1976ء میں راولپنڈی میں درج ہوئی اور علاج کے دوران ایک مریض چل بسا اور اسی طرح بلوچستان کوئٹہ میں یہ بیماری دسمبر 1994 میں ایک مریض کو لگی جس کی جان گئی مویشی پالنا انسانی تہذیب میں ایک اہم مقام رکھتا ہے اس طرح مویشی پالنا بلوچستان میں طویل عرصہ سے دیہی معیشت کا ایک بنیادی حصہ ہے چھوٹے جانوروں کی آبادی کا ایک

اہم حصہ ملک کے اسی حصے میں پایا جاتا ہے جو کہ % 46 بھیڑ اور %22 تک بکریوں میں پایا جاتا ہے 2013 ستمبر میں 150 کیسز سامنے آئیں جن میں 12 مریضوں کی جان گئی اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق جانوروں کا مختلف شہروں میں معائنہ کیا گیا جن میں کوئٹہ، ژوب، قلعہ سیف اللہ، قلعہ عبداللہ، پشین، لورالائی اور ضلع موسیٰ خیل شامل تھے۔ ایک رپورٹ کے مطابق رواں برس اب تک کانگو بخار سے متاثرہ مریضوں کی تعداد نو 9 ہو گئی ہے ہسپتال ذرائع کے مطابق مریضوں کی کل تعداد 21 تھی۔ جن کی فاطمہ جناح اسپتال میں کانگو وائرس کی تصدیق ہوئی ہے ہسپتال کے کانگو وارڈ کے ایک ڈاکٹر کے مطابق پشین سے لائے مریض کو کانگو وائرس کے شبے میں لایا گیا جس کے خون کے نمونے ٹیسٹ کے لیے اسلام آباد بھجوائے گئے بعد ازاں مریض کا وائرس پازیٹو نکلا۔ حکومت بلوچستان لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کیے گئے اقدامات اس بیماری کی روک تھام کے لیے سپرے مہم کی تفصیلات۔

اضلاع	ذبح خانوں میں متاثر جانور	جانوروں کا علاج	سپرے شدہ فارمز	سپرے شدہ جانور	ٹوٹل
کوئٹہ	03	1303	554	12570	46599
پشین	00	2815	102	503	4484
قلعہ عبداللہ	18	3747	402	13368	31370
چاغی	00	55	00	00	214
نوشکی	09	00	00	00	2111
ژوب	16	62	05	29	5312
شیرانی	12	230	36	368	1575
قلعہ سیف اللہ	00	270	49	1285	1714
لورالائی	13	144	14	1705	7680
موسیٰ خیل	04	674	28	21093	40207
بارکھان	03	257	08	4542	21742
کوہلو	00	00	00	00	370

ٹوٹل:۔ 163318

اس بیماری کا مرکزی کردار چیچڑ ہے جو اس بیماری کو ایک جگہ سے دوسری جگہ کو منتقل کرتا ہے یعنی چیچڑ بطور سواری استعمال ہوتا ہے لہذا چیچڑ کو مارنے کے لیے اور اس کی افزائش کو روکنے کیلئے چیچڑ مار اسپرے محکمہ لائیو اسٹاک کی جانب سے جانوروں کے جسم کا معائنہ کرنا جانوروں کے جسم سے چمٹے ہوئے چیچڑ کو الگ کرنا، مذبح خانوں باڑوں کو پکا بنانا ان جگہوں پر اسپرے لازمی طور پر ہونی چاہیے۔ عید کے دنوں میں منڈی جانے اور آنے والے حضرات کو ہلکے رنگ کے کپڑے پہننے چاہیے تاکہ چیچڑ آسانی سے دیکھی جاسکے کیونکہ گہرے رنگ کے کپڑوں میں چیچڑ نظر نہیں آتے متاثرہ شخص کے علاج کے دوران گھر والوں تیمارداروں، اور ڈاکٹروں کو سخت احتیاط کی ضرورت ہے مریضوں کو بغیر دستانے ہاتھ نہ لگائیں خواہ وہ ڈاکٹرز، نرسیں یا کوئی بھی ہو۔ کانگو وائرس کے مریض کا کسی مستند ڈاکٹر سے علاج کرانا چاہئے بلکہ کانگو بخار کا شک ہوتے ہی فوراً ہسپتال لے جائیں حکومت بلوچستان اس حوالے سے ہمیشہ متحرک رہتی ہے۔ عید قربان کے موقع پر چونکہ دور دراز علاقوں سے جانور لائے جاتے ہیں۔ جہاں افزائش کے دوران انکی اس بیماری سے متعلق معلومات ہوتی ہے۔ نہ ہی چیچڑ کی روک تھام کے لئے ان میں شعور پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس وائرس کا شکار جانور منڈیوں میں آنے سے بعض افراد اس بیماری سے متاثر ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹروں کی خاص ٹیمیں تربیت دی گئیں ہیں۔ ادویات و دیگر مناسب انتظامات بھی کیئے گئے ہیں۔